مرثیہ گوشعراء کا تعارف

متعلق مرثیہ ''قطب شاہ سے ساحرؔ تک''، مطبوعہ ماہنامہ شعاع عمل لکھنؤ فروری ۲۰۱۵ء ص ۴۳ تا ۵۵

جناب ہلال نقوی صاحب

جن مرثیہ گوشعراء کا جناب ساحرؔ لکھنوی نے اپنے مرثیہ کے چہرہ میں اشارتاً یا صراحتاً ذکر کیا ہے۔ ان کا مختصر تعارف حروفِ تہجی کی ترتیب سے سطورِ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

اثرؔ: جعفر علی خان اثرؔ لکھنوی شاعر و نقاد کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ ۱۲ جولائی ۱۸۸۵ء میں لکھنؤ میں ان کی ولادت ہوئی۔ ۱۹۴۳ء میں اثرؔ نے جدید طرز کا پچاس بندوں پر مشتمل ایک مرثیہ کہا جو اہمیت کا حامل ہے۔

اثر جلیلی: اثر جلیلی ریڈیو پاکستان کوئٹہ سے متعلق ہیں قدیم رنگ کا مرثیہ کہتے ہیں، ہر سال مرثیہ پڑھنے کے لئے کراچی تشریف لاتے ہیں اور ڈاکٹر یاور عباس کے یہاں مرثیہ پڑھتے ہیں۔ (افسوس اب دنیا سے رخصت ہو چکے۔ ساحرؔ)

اخترؔ: اودھ کے آخری تاجدار نواب واجد علی شاہ اخترؔ۔ ان کے چار ضخیم دیوان موجود ہیں جن میں مرثیے بھی ملتے ہیں، اس کے علاوہ مرثیوں کی تین جلدیں بھی ہیں۔ مرزا دبیرؔ کے شاگرد تھے۔ ان کا شعر ہے:

بچپن سے ان کے دامِ سخن میں اسیر ہوں
میں کم سنی سے عاشقِ نظمِ دبیرؔ ہوں

اصغرؔ: اصغر رضوی۔ نسیمؔ امروہوی کے شاگرد ہیں، عزیز آباد بلاک ۸ فیڈرل بی ایریا میں مقیم ہیں۔ پانچ مرثیے کہے ہیں جواب تک قلمی ہیں۔ (یہ اُس وقت کی بات ہے۔ ساحرؔ)

اطہرؔ: سید علی اطہر جعفری ۱۹۰۷ء میں بمقام ڈیگ ریاست جون پور میں پیدا ہوئے۔ نسیمؔ امروہوی کے شاگرد تھے۔ ۱۹/اگست ۱۹۶۵ء کو وفات پائی۔ ان کے مرثیوں کا مجموعہ ''گلدستۂ اطہر'' ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا ۱۹۷۷ء میں ''گلدستۂ اطہر پر ایک نظر'' (مصنف راقم الحروف ہلال نقوی) طبع ہوئی۔

امیدؔ: امید میر انیسؔ کے ہم عصر تھے۔ ان کا نام سید محمد جعفر تھا، ۱۲۹۳ھ ان کا سنہ وفات ہے۔ امامباڑہ غفراں مآبؒ کے دالان میں ان کی قبر ہے۔ ان کے بڑے صاحب زادے محمد کاظم جاویدؔ بھی مرثیہ گو تھے۔ (ان کی شہرت ان کی عرفیت بندۂ کاظم جاویدؔ کے نام سے ہے۔ ساحرؔ)

امیدؔ: امید فاضلی ڈبائی ضلع بلند شہر کے باشندہ ہیں۔ بنیادی طور پر غزل کے مشاق شاعر ہیں۔ ۱۹۷۳ء یا ۱۹۷۴ء سے مرثیہ کہنا شروع کیا ہے۔ کراچی کے ایک ادبی رسالہ ''الفاظ'' سے وابستہ ہیں۔

انسؔ: ایک انسؔ وہ تھے جو عشقؔ و تعشقؔ کے والد تھے، ان کا پورا نام سید میرزا انسؔ لکھنوی تھا (متوفی ۱۸۸۷ء)۔ لیکن اس مرثیہ میں جن انس کا ذکر ہے، وہ انیسؔ کے بھائی میر وحید کے والد میر مہر علی انسؔ ہیں ان کا سنہ وفات ۱۸۹۰ء ہے۔

انیسؔ: میر ببر علی انیسؔ وہ شاعر ہیں جن کا اثر انیسویں اور بیسویں صدی کے شعراء پر گہرا ہوا۔ جس شاعر پر سیکڑوں مقالے اور اتنی ہی کتابیں لکھ دی گئی ہوں، اس کا تعارف کیا کرایا جائے۔ سنہ وفات ۱۸۷۴ء ہے، سنہ ولادت پر البتہ تحقیق جاری ہے۔

ضمیر اختر نقوی نے ''ماہِ نو'' انیس نمبر ۱۹۷۲ء میں صفحہ ۳۵ پر ۱۸۰۱ء لکھا ہے۔ اس سنہ کو کئی محققین نے تسلیم کیا ہے۔

اوج: مرزا محمد جعفر اوج، مرزا دبیر کے صاحب زادہ اور میر انشاء اللہ انشا کے نواسے تھے۔ ۱۵؍فروری ۱۸۵۳ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے، ۱۸؍اپریل ۱۹۱۷ء کو انتقال ہوا۔ ''معراج الکلام'' مرثیوں کی جلد شائع ہو چکی ہے۔

آرزو: سید آل رضا کے استاد علامہ انور حسین آرزو کے پانچ مرثیے ''خمسۂ متحیرہ'' چھپ چکے ہیں۔ پاکستان میں انہوں نے مرثیہ کی دو اہم مجلسیں پڑھیں، ایک زیڈ۔ اے بخاری کے مکان پر اور ایک خیر پور میں جو نسیم امروہوی کی منعقدہ مجلس تھی۔ ۱۹۵۱ء میں کراچی میں انتقال ہوا، علی باغ میں دفن ہیں۔

آشفتہ: حکیم آشفتہ کا تعلق خاندانِ اجتہاد سے تھا۔ انہوں نے مرثیہ میں نفسیاتی پہلوؤں کو ابھارنے پر زیادہ توجہ دی۔

اعظمی: مشہور صحافی حسین اعظمی آج کل روز نامہ ''اعلان'' سے منسلک ہیں تین مرثیے ''حرفِ حق''، ''مشعلِ حق'' اور ''کشورِ قلم''، طبع ہو چکے ہیں۔ ان کا سنہ ولادت ۱۹۲۴ء ہے۔ (افسوس کہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ساحر)

آغا: آغا سکندر مہدی رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔ ''مرثیہ معلّٰی'' کے نام سے تین جلدیں چھپ چکی ہیں۔ ''جامعۂ امامیہ'' میں ہر سال مرثیہ پڑھنے کراچی تشریف لاتے تھے۔ ۱۲؍اپریل ۱۹۷۶ء کو بہاول پور میں انتقال ہوا۔

بدر: بدر الہ آبادی ۱۹۰۹ء میں الہ آباد میں پیدا ہوئے، ۱۹۷۶ء میں کراچی میں انتقال ہوا۔ نسیم امروہوی کے شاگرد تھے۔ ۱۹۷۷ء میں ان کے مرثیوں کی ایک جلد ''بدر کامل'' چھپ چکی ہیں۔

برجیس: عصر حاضر کی نامور مرثیہ گو شاعر نسیم امروہوی کے والد اور شمیم امروہوی کے صاحب زادہ اور شاگرد بھی ہیں۔ کم و بیش چودہ مرثیہ کہے ہیں۔ خواندگی میں بے مثل تھے۔ سنہ وفات ۱۹۱۰ء۔

بنیاد: بنیاد تیموری ۱۳۰۱ھ میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ پڑھت کلاسیکل اور مقبول تھی۔ ۱۹۷۱ء میں کراچی میں وفات پائی۔

بیاں: سید محمد مرتضیٰ ابن سید گوہر علی رضوی، اردو میں ''بیاں'' تخلص کرتے تھے اور فارسی میں یزدانی۔ قصبہ جار چہ ضلع بلند شہر سے تعلق تھا۔ تین مرثیوں کی جلد ''رنگ شہادت'' ۱۹۷۴ء میں ڈاکٹر صفدر نے شائع کی۔

تعشق: سید میرزا نام اور تعشق تخلص۔ مرزا انس کے صاحب زادہ تھے۔ ۱۸۹۱ء میں انتقال کیا۔ مرثیہ میں تغزل کا رنگ و آہنگ ان کی خاص ایجاد ہے۔ یہ انیس کے ہم عصر تھے۔

اگر چہ اور تعشق ہیں کہنے کو ہم عصر
مگر انیس سا کوئی نہ خوش بیاں دیکھا

ثابت: سید افضل حسین ثابت لکھنوی ۱۸۶۲ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ''حیات دبیر'' اور ''دربارِ حسین'' ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ مرزا اوج کے شاگرد تھے ۱۹۴۱ء میں انتقال ہوا۔ ان کے مراثی کی ایک جلد ''صبر جمیل المعروف بہ برقِ غم'' ۱۹۲۴ء میں طبع ہو چکی ہے۔

ثمر: بادشاہ مرزا ثمر ۱۸۹۴ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ تقریباً ۳۰ مرثیے کہے جو قدیم رنگ پر ہیں۔ کراچی میں ۱۹۷۰ء میں انتقال ہوا۔

جاوید: سید محمد کاظم ان کا نام تھا۔ یہ اوج کے ہم عصر تھے۔ ان کے والد سید محمد جعفر امید انیس و دبیر کے دور کے شاعر تھے۔ ان کا تعلق خاندان اجتہاد لکھنؤ سے تھا۔

جدید: جدید لکھنوی شدید لکھنوی کے شاگرد ہیں۔ ان دنوں لکھنؤ میں قیام پذیر ہیں۔ جدید انداز کے مرثیے کہتے ہیں۔ (افسوس کہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ساحر)

جلیس: میر انیس کے پوتے اور میر سلیس کے صاحب

زادہ جلیس بھی مرثیہ گو شاعر تھے۔ ۱۹۱۰ء میں عالم شباب میں انتقال ہوا۔

جلیلؔ: ایک جلیل لکھنوی تھے اور ایک جلیل مانک پوری۔ جلیل مانک پوری امیر مینائی کے شاگرد تھے۔ جلیل لکھنوی کا انتقال لکھنؤ میں اور جلیل مانک پوری کا انتقال حیدرآباد دکن میں ہوا۔ دونوں مرثیہ کے شاعر تھے۔ جلیل لکھنوی کا تعلق خاندان انیسؔ سے تھا۔

جمیلؔ: علامہ جمیل مظہری یکم جنوری ۱۹۰۵ء (یا ستمبر ۱۹۰۴ء) کو پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ''عرفان جمیل'' چھ مرثیوں کا مجموعہ ہے جو ڈاکٹر صفدر حسین کے مقدمہ کے ساتھ ۱۹۶۹ء میں لاہور میں شائع ہوا۔ جمیل مظہری نے ۱۹۳۰ء میں پہلا مرثیہ کہا۔ انہیں جدید مرثیہ کی اہم کڑی سمجھنا چاہیئے۔

جوشؔ: شبیر حسن خاں جوشؔ ملیح آبادی ۱۸۹۴ء میں پیدا ہوئے۔ اپنی منفرد اسلوب کی نظموں کے باعث شاعر انقلاب کے نام سے شہرت پائی۔ ۱۹۱۸ء میں پہلا مرثیہ کہا لیکن ۱۹۴۰ء کے مرثیہ ''حسینؑ اور انقلاب'' کی اشاعت سے ممتاز مرثیہ گو شاعروں میں شمار کئے گئے۔ اب پاکستان میں مقیم ہیں۔ تقریباً ۹ مرثیے کہے ہیں آج کل حکومت کی وزارتِ تعلیم سے وابستہ ہیں (افسوس کہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ساحرؔ)

جوہرؔ: جوہر نظامی (لاڑکانے والے) یہ پہلے حنفی المذہب تھے، اب اثناعشری ہیں۔ مرثیہ کہتے ہیں۔

حبؔ: مہاراج کمار امیر حیدر خان آف محمودآباد کے بھائی، شیعہ پولیٹیکل کانفرنس لکھنؤ کے صدر، مرثیہ کہتے ہیں اور حب تخلص کرتے ہیں۔

حرؔ: امیر امام حرؔ، راجہ صاحب محمودہ آباد کے داماد بھی ہیں اور بھانجے بھی۔ امداد امام اثرؔ ان کے دادا تھے۔ حرؔ ۱۹۲۵ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پانچ مرثیے کہے ہیں۔ ''سلسلۂ فکر و عمل'' کے عنوان سے ایک طویل مسدس (رزمیہ نظم) لکھ رہے ہیں جس کے تقریباً دو ہزار اشعار رسالہ ''ارشاد'' کراچی میں اب تک چھپ چکے ہیں۔ بیشتر زبانوں کے ادب کا گہرا مطالعہ کئے ہوئے ہیں۔

حسانؔ: حسان جونپوری ذوالقدر بہادر، شاگردِ میر انیسؔ کے پوتے ہیں۔ جون پور (بھارت) میں رہتے ہیں۔ ایک سال پہلے کراچی میں تشریف لائے تھے اور مرثیہ کی کئی مجالس پڑھ گئے ان کی پڑھت قابل توجہ ہے۔ (اُس وقت کی بات ہے، اب نہیں ہیں۔ ساحر)

حسنؔ: ضیاءالحسن موسوی، جناب ناصرالملت کے نواسے ہیں۔ عربی علوم کے باکمال شاعر ہیں ۱۹۲۴ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۹۴۶ء میں پہلا مرثیہ ''خطبۂ شقشقیہ'' کہا۔ ان کے بارے میں وحید الحسن ہاشمی کی رائے ہے تمام جدید مرثیہ نگاروں میں نسیمؔ امروہوی کے بعد بین نظم کرنے میں خاص ملکہ رکھتے ہیں ''عظمتِ انسان، ص ۲۸۳)۔ (افسوس کہ اب رخصت ہو چکے ہیں۔ ساحرؔ)

حسینؔ: چھنگا صاحب حسین خاندان اجتہاد کے ایک فرد تھے۔ فدا علی خنجرؔ نے اپنے ایک مقالہ میں لکھنؤ کے ان پڑھ شعراء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ مرثیہ کے پہلے شاعر ہیں جو پیدائشی نابینا تھے۔ ان کی ایک صاحب زادی نارتھ کراچی میں مقیم ہیں۔ (یہ تحقیق بالکل غلط ہے۔ وہ میرے بزرگ تھے۔ میں جانتا ہوں کہ پیدائشی نابینا ہونا تو درکنار، زندگی کی آخری سانس تک ان کی بصارت متاثر نہیں ہوئی تھی۔ ساحرؔ)

خاکیؔ: ڈاکٹر مسعود رضا خاکیؔ ۱۹۲۶ء میں میرٹھ میں پیدا ہوئے تھے۔ ''سرشار کی ناول نگاری'' پر ۱۹۴۸ء اور ۱۹۵۲ء کی درمیانی مدت میں پنجاب یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کیا۔ سیماب اکبرآبادی ان کے استاد تھے۔ دو مرثیے چھپ چکے ہیں۔

خبیرؔ: مرزا اوج کے شاگردوں میں خبیرؔ لکھنوی نے بڑی شہرت پائی۔ ۳۰/ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو ولادت ہوئی، ۷/ جون

۱۹۶۵ء میں انتقال ہوا۔ ''بدرِ کامل'' ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ یہ مجموعۂ مراثی دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں چودہ معصومینؑ کے حال میں ۱۴ مرثیے ہیں۔

خلیقؔ: میر مستحسن خلیقؔ خود بھی نامور شاعر اور نامور شاعر میر انیسؔ کے والد اور میر حسن کے بیٹے۔ نائب حسن نقوی نے نئی دہلی کے رسالہ ''آج کل'' کے انیسؔ نمبر (۱۹۷۵ء) میں صفحہ ۵۷ پر ان کے مرثیوں کی ۳۲۲ تعداد کا ذکر کیا ہے۔ سنہ ولادت ۱۱۸۱ھ ہے۔

خورشیدؔ: نام سید اصطفیٰ حسین، عرفیت مولوی لڈن صاحب اور تخلص خورشیدؔ۔ سید محمد جعفر امید کے بھانجے اور مولوی دلدار علی صاحب مجتہد العصر کے نواسے۔ ۱۹۰۱ء میں انتقال ہوا۔ (اس تحقیق میں یہ غلطیاں ہیں: (۱) نام سید محمد اصطفیٰ تھا نہ کہ اصطفیٰ حسین (۲) عرفیت لڈن صاحب تھی نہ کہ مولوی لڈن (۳) حضرت امید کے بھانجے نہیں تھے، سگے چچا زاد بھائی اور شاگرد تھے (۴) مولوی دلدار علی صاحب (حضرت غفران مآبؒ) کے نواسے نہیں تھے، پرپوتے تھے اور حضرت سلطان العلماءؒ کے پوتے تھے۔ ساحرؔ)

دانشؔ: صفی حیدر دانش راولپنڈی میں ہر سال مرثیہ پڑھتے ہیں، تقریباً ۵ مرثیے کہے ہیں۔

دبیرؔ: مرزا سلامت علی دبیر ۲۹ر اگست ۱۸۰۳ء کو دہلی کے بلی ماران میں پیدا ہوئے۔ ضمیرؔ کے نامور شاگرد، انیسؔ کے ہم عصر اور مدمقابل تھے۔ کثرت سے مرثیے کہے ہیں۔ ۱۸۸۵ء میں انتقال ہوا۔

دلگیرؔ: فصیحؔ، خلیقؔ اور ضمیرؔ کے ہم عصر چھنو لال دلگیرؔ کے مرثیوں کی سات ضخیم جلدیں مطبع نول کشور سے چھپ چکی ہیں۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے ''لکھنؤ کا دبستان شاعری'' میں ان کے شعروں کی تعداد چورانوّے ہزار پانچ سو بتائی ہے۔ دلگیر کا سنہ ولادت تقریباً ۱۷۸۳ء ہے۔

ذاخرؔ: سید فرزند حسین ذاخرؔ، میر وارث کے صاحب زادہ تھے۔ ان کا انتقال ۱۹۳۲ء میں ہوا۔ تعلق خاندان اجتہاد سے تھا۔ مرثیہ نگاری کے علاوہ نوحہ گوئی کو اس منزل کمال پر پہنچایا کہ ''دعبلِ ہند'' مشہور ہوئے۔

رائقؔ: کیکا بھائی صالح بھائی بوہرہ اجین کے رہنے والے اور وہاں بواہر کی گلشن نجمی انجمن کے منتظم ہیں۔ مرثیہ خواں بھی ہیں اور مرثیہ گو بھی، عمر تقریباً ۷۰ سال ہے۔

رشیدؔ: سید مصطفیٰ مرزا عرف پیارے صاحب رشیدؔ، انیسؔ کے نواسے اور عشقؔ اور تعشقؔ کے بھتیجے تھے۔ مرثیہ میں ''ساقی نامے'' انہوں نے بہت کثرت سے نظم کئے ہیں۔ ۱۹۱۷ء میں انتقال ہوا۔

رضاؔ: سید آل رضا جون ۱۸۹۵ء میں نیوتنی ضلع اناؤ میں پیدا ہوئے۔ بنیادی طور پر غزل گو شاعر تھے۔ ۱۹۳۹ء میں پہلا مرثیہ کہا۔ ۲۰ مرثیے کہہ چکے ہیں (دیکھئے ''جدید مرثیہ کے تین معمار'')۔ بقولِ فاضل لکھنوی ''جدید مرثیہ'' کے نقیبوں میں شامل ہیں (دیکھئے ''نفس مطمئن'')۔

رضیؔ: ۱۹۱۷ء میں کھیر تل میں پیدا ہوئے۔ دو مرثیے کہہ چکے ہیں۔ یہ دونوں مرثیے نسیمؔ امروہوی کے اصلاح کردہ ہیں۔ ان کی پڑھت میں دبیریت کے تیور نمایاں ہیں۔

رفیعؔ: مرزا اوجؔ لکھنوی کے صاحب زادہ اور مرزا دبیرؔ کے پوتے مرزا محمد طاہر رفیعؔ ۲۴ر جنوری ۱۸۶۷ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۴۸ء میں انتقال ہوا۔ دربارِ رام پور سے مرثیہ گو کے طور پر وابستہ تھے۔

رئیسؔ: رئیسؔ امروہوی دنیائے صحافت وادب کی مشہور شخصیت ہیں۔ ان کا ایک مرثیہ ''حسینؑ اور حسینیت'' شائع ہو چکا ہے۔ یہ اردو میں سب سے پہلا مختصر مرثیہ ہے جو منظر عام پر آیا اور بعد میں اس نمونے کے مختصر مرثیے کا رواج ہوا۔ آپ کسی کے شاگرد نہیں مگر تین سو کے قریب آپ کے شاگرد ہیں۔

(''گلزارِ خاص''ص ۱۷: خلش پیر اصحابی)۔

ریاضؔ : میر ریاض الدین ریاض بارہہ کے باکمال شاعروں میں شمار کیئے جاتے ہیں۔میر انیسؔ کے شاگرد تھے،فنِ تحت خوانی میں بھی بے مثل تھے۔

زائرؔ : سید محمد اطہر زائرؔ سیتا پوری ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے،انتقال ۱۹۶۶ء میں ہوا،انھوں نے جدید طرز کے مرثیے کہہ کر مرثیہ کے ارتقائی سفر میں نمایاں حصہ لیا ہے ان کے بھائی نادمؔ سیتاپوری نے مجھے زائرؔ کے مرثیوں کی تعداد ۱۸ بتائی ہے۔

زکیؔ : منے آغا صاحب زکیؔ میر انیسؔ کی نواسی کے بیٹے، پیارے صاحب رشیدؔ کے شاگرد اور داماد،تقسیم کے بعد لکھنؤ میں انتقال ہوا۔

زیباؔ: نجم آفندی کے شاگردوں میں زیبا ردولوی اہمیت کے حامل ہیں۔انکے صاحب زادہ کے پاس انکے چھ قلمی مرثیہ موجود ہیں۔ان کا سنہ ولادت ۱۹۰۷ء ہے۔ انتقال جولائی ۱۹۶۸ء میں کراچی میں ہوا۔

سردارؔ: مشہور ترقی پسند شاعر علی سردار جعفری مشہور شاعر ونقاد ہیں ہندوستان کی فلمی دنیا سے وابستہ ہیں۔انھوں نے مرثیے بھی کہے ہیں۔انھوں نے اپنی تصانیف ''لکھنؤ کی پانچ راتیں'' میں یہ اظہار کیا ہے کہ انھوں نے انیسؔ کے زیر اثر مرثیے کہے۔ (افسوس کہ اب نہیں ہیں۔ساحرؔ)

سردارؔ: سردار نقوی کا تعلق امروہہ سے ہے۔فرزدقِ ہند حضرتِ شمیم امروہوی کی نواسی کے بیٹے ہیں۔تقریباً دس بارہ مرثیے کہہ چکے ہیں۔جیالوجی کے ایم۔اے ہیں اور ایک مقامی کالج میں لکچرار ہیں۔بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کراچی کے سکریٹری بھی رہ چکے ہیں۔

سکندرؔ: ''تذکرۂ میر حسن''،''تذکرۂ خوش معرکہ زیبا'' اور ''تذکرۂ ہندی'' وغیرہ میں سکندر کا ذکر ملتا ہے۔خلیفہ محمد علی سکندر کا تعلق پنجاب سے تھا۔ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی نے تعارف مرثیہ میں صفحہ ۱۸ پر اسے مسدس کی ہیئت میں مرثیہ کہنے والا شاعر قرار دیا ہے۔اس کا سنہ وفات ۱۸۰۰ء ہے اس کا ایک بہت مشہور مرثیہ آج بھی شہرت رکھتا ہے۔

ہے روایت شترا سوار کسی کا تھا رسولؐ

سلیسؔ: میر سلیسؔ میر انیسؔ کے صاحب زادے ہیں،عمر میں نفیس سے چھوٹے تھے۔ان کے تین صاحب زادے میر جلیسؔ،میر قدیم اور نواب محمد غیور شاعر تھے۔

سوداؔ: مرزا محمد رفیع سوداؔ کا دور ۱۷۱۲ء سے ۱۷۸۱ء تک ہے۔رام بابو سکسینہ نے انہیں مسدس کی شکل میں مرثیہ کہنے والا پہلا شاعر لکھا ہے (تاریخ ادبِ اردو،ص ۳۱۲)۔مرثیہ کو اہم صنفِ سخن کا درجہ دے کر اس کا وقار قائم کرنے میں سودا کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

شادؔ: شاد عظیم آبادی کا انتقال ۱۹۲۷ء میں ہوا۔شادؔ نہ صرف مرثیہ گو بلکہ غزل کے بھی بہترین شاعر تھے۔تنقیدی ذہن کے مالک تھے۔مرثیہ گو شعراء کے حالات اور کلام پر انہوں نے قابل قدر سرمایہ چھوڑا ہے۔

شاداںؔ : شاداں کا تعلق دہلی سے ہے۔چھ یا سات مرثیے کہہ چکے ہیں۔کراچی میں مقیم ہیں اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں ملازم ہیں۔

شاعرؔ: مولوی سید اولاد حسین شاعرؔ لکھنوی حضرت ذاخرؔ لکھنوی کے صاحب زادہ تھے،خطیب اعظم شمس العلماء سید سبط حسن کے بھتیجے،نہایت بلند پایہ مرثیہ گو،ہمہ رنگ شاعر،اعلیٰ مرتبہ کے نثر نگار،بے مثل خطیب،مئورخ اور صحافی تھے۔

شاہدؔ: شاہد نقوی ۱۹۱۷ء میں شکار پور ضلع بلند شہر میں پیدا ہوئے۔ہر سال رضویہ امام بارگاہ میں مرثیہ پڑھتے ہیں۔ان کے ۸ مرثیوں کی جلد ''نفس مطمئن'' ۱۹۷۶ء میں شائع ہوچکی ہے۔

شدیدؔ: پیارے صاحب رشیدؔ کے نواسے سجاد حسین شدیدؔ لکھنوی لکھنؤ میں قیام پذیر ہیں۔یہ میر انیس کے شاگرد خلد لکھنوی

کے بیٹے ہیں۔ ''ریاض شدید'' کے نام سے تین جلدیں چھپ چکی ہیں۔ ۱۹۵۴ء یا ۱۹۵۵ء میں ڈاکٹر یاور عباس کے مکان پر ایک مجلس پڑھ چکے ہیں اور ایک محفل شاہ خراسان کراچی میں۔

شمیمؔ: ''خمخانۂ جاوید'' میں لالہ سری رام نے شمیم امروہوی کا سنہ پیدائش ۱۸۴۹ء لکھا ہے لیکن شمیم امروہوی کے پوتے نسیمؔ امروہوی نے مجھے ۱۸۳۹ء بتایا ہے۔ ان کا فرمان ہے کہ لالہ سری رام کی تحقیق غلط ہے۔ انتقال ۱۹۱۴ء میں ہوا۔ ''ریاض شمیم'' ۱۷ مرثیوں کی جلد ہے جو اب نایاب ہے۔ شمیم اوجؔ کے ہم عصر تھے۔ ان کے صاحب زادہ اور نسیمؔ امروہوی کے والد برجیس بھی مرثیہ گو تھے۔

شوکتؔ: شوکت تھانوی کا نام محمد عمر تھا، بندرابن ضلع متھرا میں ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے۔ صرف ایک مرثیہ ''شہادتِ عظمیٰ'' لکھا جو ڈاکٹر یاور حسین کے مکان پر ایک مجلس میں پیش کیا گیا۔

شہیدؔ: شہید لکھنوی کا انتقال نومبر ۱۹۷۷ء میں ہوا۔ شدید لکھنوی کے شاگرد تھے ابتدائی مرثیوں پر نسیم امروہوی سے اصلاح لی تھی۔

شہیدؔ صفی پوری: مرثیہ گو شاعر ہیں۔ شیعہ کالج لکھنؤ میں پروفیسر ہیں۔ نقاد و ادیب کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں۔

صابرؔ: صابر تھاریانی ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷۲ء میں کراچی میں انتقال ہوا۔ بمبئی میں کئی گجراتی اور اخبارات کے ایڈیٹر تھے۔ گجراتی کے مستند شاعر تھے۔ جوش نے گجراتی نظموں کا اردو میں ترجمہ کیا۔ نسیم امروہوی کے صاحب دیوان شاگرد تھے۔

صباؔ: صبا اکبر آبادی ۱۴؍اگست ۱۹۰۷ء کو آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا نام خواجہ محمد امیر ہے۔ کئی مرثیے کہہ چکے ہیں۔ (افسوس کہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ساحرؔ)

صفدرؔ: ڈاکٹر سید صفدر حسین کاظمی ۱۲؍مئی ۱۹۱۹ء کو سادات باہرہ کے قصبہ تسہ ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۷ء میں پنجاب یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کیا۔ ان کے مرثیے جو الگ الگ چھپتے رہے ہیں، اب ۱۹۷۶ء میں مجموعہ کی شکل میں ''لب فرات'' میں شائع ہوئے ہیں۔ اردو ادب خصوصاً اردو مرثیہ پر ہمہ وقت تحقیق کرنے والوں میں نمایاں حیثیت کے مالک ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور مؤلف ہیں۔ ان کی پڑھت کا انداز مشہور ہے۔ آج کل ڈائرکٹر توسیع تعلیم و تخصیص تعلیم پنجاب کے طور پر کام کر رہے ہیں، لاہور میں مقیم ہیں۔ (افسوس کہ اب اس دنیا سے رخصت ہو چکے۔ ساحرؔ)

ضمیرؔ: واجد علی شاہ کے عہد سلطنت میں میر ضمیرؔ کا انتقال ۶؍نومبر ۱۸۵۵ء میں ہوا۔ مرثیے کا اجزاء پہلی بار باقاعدہ طور پر مرثیے میں ایک تنظیم کے ساتھ پیش کرنے میں ضمیرؔ کا نام مرثیہ گویوں کی فہرست میں سب سے اوپر ہے۔

ظریفؔ: ریاست الور کے رہنے والے تھے۔ جبل پور میں ملازم ہوئے چنانچہ جبل پوری مشہور ہوئے۔ اصلاً مزاح گو شاعر تھے۔ ایک یا دو مرثیے کہے ہیں۔ ۱۹۶۴ء میں کراچی میں انتقال ہوا۔

ظفرؔ: ظفر جون پوری ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئے۔ ۶؍یا ۷؍مرثیے کہے ہیں جو غیر مطبوعہ ہیں۔ ان دنوں جامعہ کراچی کے شعبۂ معارفِ اسلامیہ سے منسلک ہیں۔ آل رضا کے شاگرد رہے ہیں۔ (افسوس کہ اب اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ ساحرؔ)

عارفؔ: عارفؔ میر نفیسؔ کے نواسے، والد کا نام سید محمد حیدر تھا۔ جنگ آزادی کے دو برس بعد ۱۸۵۹ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے ایک صاحب زادہ سید یوسف حسین ناظم آباد کراچی میں مقیم ہیں۔ موصوف نے ایک بار مجھ سے فرمایا تھا کہ ڈاکٹر صفدر حسین، عارفؔ کے مرثیے شائع کرنے والے ہیں۔ عارفؔ کا انتقال ۱۹۱۶ء میں ہوا۔

عروجؔ: میر خورشید حسن عرف دولھا صاحب عروجؔ، میر انیسؔ کے پوتے اور نفیسؔ کے صاحب زادہ تھے ۱۳؍مئی ۱۹۳۱ء کو انتقال ہوا۔ ان کی پڑھت بڑی شہرت رکھتی تھی۔

عزمؔ: عزم جونپوری سید آل رضا کے شاگرد تھے۔ ۱۹۰۷ء میں جون پور میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷۶ء میں پہلا مرثیہ کہا۔ مراثی اب تک غیر مطبوعہ ہیں۔

عشقؔ: سید محمد میرزا انسؔ کے صاحب زادہ اور تعشق کے بھائی ۱۸۸۷ء میں انتقال ہوا۔ دو جلدیں چھپ چکی ہیں۔ ڈاکٹر مسیح الزماں نے عشق کا ذکر ''اصلاح زبان کی تحریک کے سربراہ'' کہہ کر کیا ہے (اردو مرثیہ کا ارتقاء،'' ص ۴۱۶)۔

عظیمؔ: عظیم امروہوی ۹ / اپریل ۱۹۴۶ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے اور اب وہیں محلہ مجاپوتہ میں رہتے ہیں۔ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں مرثیہ پر بھی توجہ دی۔ اب تک چار مرثیے کہہ چکے ہیں۔ امروہہ کے مشہور بزرگ عالم مولوی عبادت صاحب عظیمؔ کے استاد ہیں۔

عقیلؔ: نام سید صادق حسین۔ نفیسؔ اور فاخرؔ کے ہم عصر تھے۔ خاندان اجتہاد سے تعلق تھا۔ نوحے بھی کہتے تھے۔ کئی مرثیے کہے لیکن کوئی مرثیہ شائع نہیں ہوا۔

فاخرؔ: نواب اصغر حسین فاخرؔ جناب مہدی حسین ماہرؔ کے شاگرد بھی تھے اور بھتیجے بھی۔ نفیسؔ کے ہم عصر تھے اور کثیر التلامذہ تھے۔ پانچ دیوان غزلوں کے شائع ہوئے لیکن مرثیے غیر مطبوعہ ہیں۔ فاخرؔ صاحب کے استاد بھی تھے اور ماموں بھی۔ تعلق خاندان اجتہاد سے تھا۔

فارغؔ: سید محمد افضل ابن سید طاہر علی فارغؔ تخلص۔ ۲۷ جنوری ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ سیتا پور سے تعلق تھا۔ ڈاکٹر صفدر آہؔ کی ان سے متعلق ایک تصنیف ''فردوسی ہند'' ہے۔ فارغؔ سیتاپوری میر انیسؔ کے شاگرد تھے۔ ۱۹ صفر ۱۳۱۸ھ میں انتقال ہوا۔

فائزؔ: خورشید حسن نام، لڈن عرفیت، فائزؔ تخلص۔ میر انیس کے سلسلہ نسب کے آخری چشم و چراغ اور دولھا صاحب عروجؔ کے بیٹے۔ گیارہ مرثیے غیر مطبوعہ ہیں۔ جب تک زندہ رہے۔ میر انیسؔ کی سالانہ ۲۵ رجب والی مجلس ناظم صاحب کے امام باڑہ (لکھنؤ) میں پڑھتے رہے۔

فائقؔ: سید ظفر حسن بابو صاحب فائقؔ عارفؔ کے صاحب زادے اور شاگرد بھی تھے۔ ۱۹۴۴ء میں انتقال ہوا۔ مزار انیسؔ کے پہلو میں دفن ہیں۔ ان کے صاحب زادہ اصغر حسین ناظم آباد کراچی میں مقیم ہیں (تھے۔ ساحرؔ)۔ تقریباً گیارہ مرثیے کہے جو غیر مطبوعہ ہیں۔

فراستؔ: سید فراست حسین فراست زید پوری ۲۶ جون ۱۸۷۱ء کو زید پور ضلع بارہ بنکی میں پیدا ہوئے۔ ان کے مرثیوں کی تین جلدیں ''ماہِ کامل''، ''تصویرِ وفا'' اور ''ماہِ ناتمام'' چھپ چکی ہیں۔ ''ماہِ کامل'' (۱۹۲۱ء) میں دو ہزار بند ہیں جن میں پوری تاریخ اہلبیت نظم کی گئی ہے۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں انتقال ہوا۔

فریدؔ: سلطان صاحب فریدؔ۔ میر انسؔ کے پوتے، اور وحیدؔ کے بھتیجے تھے۔ ان کے مرثیے غیر مطبوعہ ہیں۔

فصیحؔ: فصیح کا سنہ پیدائش مصحفی نے ''ریاض الفصحا'' میں ۱۷۸۲ء لکھا ہے فصیحؔ کی زبان بہت منجھی ہوئی ہے۔ شادؔ عظیم آبادی نے ان کی چار جلدوں کا تذکرہ ''پیغمبران سخن'' میں کیا ہے۔ فصیح کے بھائی مرزا نجف علی بلیغ کے پرپوتے جناب نجم آفندی اس عہد کے نامور شاعر تھے۔

فہیمؔ: سید ساجد حسین نام، فہیم تخلص۔ جاویدؔ اور ذاخرؔ کے ہم عصر تھے۔ خاندان اجتہاد سے تعلق تھا۔ ریاضی جنتری میں ان کے مرثیوں کا ذکر ہے اور بعض مرثیوں کے مطلعے بھی درج ہیں۔

فیضؔ: فیض بھرت پوری، نسیمؔ امروہوی کے شاگرد ہیں۔ ۱۱ / نومبر ۱۹۱۱ء کو بھرت پور میں پیدا ہوئے۔ ''مراثیٔ فیض'' طبع ہو چکی ہے۔ شہدائے ٹھیرٹی سے متعلق ان کا ایک مرثیہ ''داستانِ ظلم'' ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا ہے جس میں نیا انداز اور نئی سمت ہے۔

فیضؔ: فیض احمد فیضؔ ۱۹۱۰ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے عربی میں ایم۔ اے کیا۔ غزل اور نظم کے پانچ مجموعے چھپ چکے

ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں ان کا ایک مرثیہ ''اخبارِ جہاں'' میں شائع ہوا ہے اور ایک غیر مطبوعہ ہے۔

فیضی: فیضی راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ ہر صنفِ سخن پر طبع آزمائی کرتے ہیں چند مرثیے بھی کہے ہیں۔

قدیم: نبیرگان میر انیسؔ میں خاص شہرت کے مالک تھے۔ بہت زود گو اور خوش فکر شاعر تھے۔ مزاج میں انکساری، سادگی اور متانت تھی۔ توکل کی زندگی بسر کرتے تھے۔ دولھا صاحب عروجؔ کے ہم عصر تھے۔

قسیم: نسیمؔ امروہوی کے صاحب زادہ قسیم ابن نسیم ۱۹۴۴ء میں خیالی گنج لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اب تک چار مرثیے کہہ چکے ہیں۔ ۱۹۷۲ء سے مرثیہ گوئی شروع کی ''اتحاد ملت'' کے نام سے ایک مرثیہ چھپ چکا ہے جس میں ابراہیم جلیس اور راقم الحروف (ہلال نقوی) کا مقدمہ شامل ہے (ناشر: سید علی سید امروہوی)۔

قطب: قلی قطب شاہ گولکنڈہ کے چوتھے حکمراں ابراہیم قلی کا بیٹا اور جانشین تھا۔ اس کا دور ۱۵۸۰ء سے ۱۶۱۱ء تک کا ہے۔ قطب شاہ کی کلیات مجلس اشاعتِ دکنی مخطوطات حیدر آباد نے ۱۹۴۰ء میں شائع کی جس میں مرثیے بھی ملتے ہیں۔ یہ نہ صرف اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر ہے بلکہ پہلا مرثیہ گو بھی ہے۔

قلق: مولانا حکیم شیخ مولا بخش قلقؔ میرٹھ کے رہنے والے تھے اور طب میں نقشبند خاں دہلوی کے شاگرد تھے۔ مومن خاں اور امام بخش صہبائی سے شعر و سخن میں استفادہ کیا۔ ۱۵/اگست ۱۸۸۳ء کو انتقال ہوا۔

قمر: غزل کے مشہور شاعر، انھیں ''استاد کے نام سے مخاطب کیا جاتا تھا۔ جلالی کے باشندہ تھے۔ انیسؔ کے انتقال سے دو سال قبل ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۸ء کو کراچی میں انتقال ہوا۔ ان کے مرثیے بھی چھپ چکے ہیں۔

قیصر: قیصر بارہوی مرثیہ کے مشہور شاعر ہیں۔ پنجاب کے شہروں اور دیہاتوں میں اپنے مخصوص ترنم کے ساتھ مرثیہ پڑھتے ہیں۔ بقول خود انھیں کے اب تک ۷۵ کے قریب مرثیے کہہ چکے ہیں۔ انھوں نے امام حسینؑ کے علاوہ باقی ائمہؑ پر بھی مرثیے کہے ہیں۔ (افسوس کہ وہ بھی رخصت ہو چکے۔ ساحرؔ)

کامل: نفیسؔ کے ہم عصروں میں مولوی سید علی میاں کامل لکھنوی مشہور مرثیہ گو تھے، ۱۹۰۷ء میں وفات پائی۔ ''معیارِ کامل'' جلد اول ۱۹۵۱ء میں چھپ چکی ہے۔ اسے مہذبؔ لکھنوی صاحب نے مرتب کیا ہے۔

کرار: ۱۹۱۱ء میں کرارؔ جون پوری کی ولادت ہوئی۔ ظریفانہ لٹریچر میں نئے نئے راستوں کے خالق ہیں۔ ''ہرسیہ'' کے باقاعدہ شاعر ہیں۔ مرثیے بھی کہتے ہیں۔ (افسوس کہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ساحرؔ)

گدا: رجب علی بیگ سرور نے ''فسانہ عجائب'' میں جن شاعروں کا تذکرہ کیا ہے، ان میں گداؔ کا نام بھی ملتا ہے۔ اس نے باقاعدہ مرثیے کہے ہیں۔ اس کا سنہ ولادت ۱۷۴۵ء اور سنہِ وفات ۱۸۱۶ء ہے۔

ماہر: نواب مہدی حسین ماہرؔ کا تعلق خاندان اجتہاد سے تھا۔ ۱۹۱۰ء میں انتقال ہوا (یہ تاریخ غلط ہے۔ ان کا انتقال ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء میں ہوا تھا۔ ساحرؔ)۔ کہا جاتا ہے کہ عزیزؔ لکھنوی کا قول تھا کہ ''اگر ماہرؔ کا کلام انیسؔ کے نام سے پیش کر دیا جائے تو پڑھنے والا غالباً مشکوک نہ ہوگا'' (مرثیہ بعدِ انیسؔ از ڈاکٹر صفدر، ص ۶۹)۔ فاخرؔ لکھنوی کے چچا بھی تھے اور استاد بھی۔

محب: راجہ صاحب محمود آباد محبوبؔ کے والد بھی محبؔ تخلص کرتے تھے۔ مہاراجہ محبؔ کا انتقال ۲۱/مئی ۱۹۳۱ء کو ہوا۔ ان کے مرثیوں کا مجموعہ ''مراثئ محبؔ'' چھپ چکا ہے۔

محبوب: راجہ صاحب محمود آباد، تخلص محبوبؔ غالباً گیارہ یا بارہ مرثیے کہے ہیں جن میں سے کئی چھپ چکے ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں لندن میں انتقال ہوا۔ امام علی رضاؑ کے روضہ میں دفن ہیں۔

مسکین: میر محمد مہدی دہلوی، مسکینؔ تخلص، عہد محمد شاہی کا

مشہور مرثیہ گو ہے۔ اس کا زمانہ ۱۶۹۰ء سے ۱۷۶۵ء تک ہے۔ سودا نے مسکینؔ کو سرآمد مرثیہ گو لکھا ہے۔ درگاہ نے ''مرقعِ دہلی'' میں مسکینؔ کا تذکرہ بڑی اہمیت کے ساتھ کیا ہے۔

منظرؔ: منظر عظیمی، مرزا دبیر کے شاگرد، عظیم کے پوتے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں ولادت ہوئی۔ ان کے مرثیے غیر مطبوعہ ہیں۔ منظر ان دنوں کراچی میں قیام پذیر ہیں۔ (افسوس کہ اب نہیں ہیں۔ ساحرؔ)

منظورؔ: ڈاکٹر سید منظور مہدی رائے پوری نسیمؔ امروہوی کے شاگرد تھے۔ ۱۹۶۵ء میں ان کے مراثی کی جلد شائع ہو چکی ہے۔ سنہ وفات ۱۹۶۶ء ہے۔

مودبؔ: سلسلہ خاندان عشقؔ کے نامور مرثیہ گو۔ مودبؔ لکھنوی نے کئی مرثیے کہے ہیں لیکن تمام غیر مطبوعہ ہیں۔

مونسؔ: خلیقؔ کے صاحب زادہ اور میر انیسؔ کے بھائی، ۱۸۷۶ء میں انتقال ہوا۔ انہوں نے سلام بہت عمدہ کہے ہیں۔ شادؔ عظیم آبادی نے ان کی سلام نگاری پر پیغمبرانِ سخن میں اظہار خیال کیا ہے۔

مہذبؔ: مئودبؔ لکھنوی کے بیٹے اور شاگرد۔ مرثیوں کی تین جلدیں چھپ چکی ہیں۔ ان دنوں لکھنو میں قیام ہے۔ آج کل ایک ضخیم لغت لکھنے میں مصروف ہیں جس کا نام مہذب اللغات ہے۔ (افسوس ہے کہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے۔ ساحرؔ)

میرؔ: میر تقی میرؔ ۱۱۳۶ھ میں آگرہ میں پیدا ہوئے، ۱۲۲۵ھ میں لکھنؤ میں وفات پائی۔ اردو غزل کے نامور شاعر ہیں۔ پانچ دیوان غزلیات کے ہیں اور چھٹا دیوان مرثیوں کا ہے۔

نانکؔ: نانک چند نانک مذہباً ہندو تھے۔ نظامی پریس نے ان کے دو مرثیے شائع کئے ہیں پیارے صاحب رشید کے شاگرد تھے۔

نجمؔ: نوحے اور سلام کو نئے تیور دینے میں نجم آفندی کا مقام بہت بلند ہے۔ انھوں نے دو مرثیے ''معراج فکر'' اور ''فتح مبین'' کہے ہیں۔ ۱۸۹۳ء میں ولادت ہوئی اور ۱۹۷۵ء میں کراچی میں انتقال ہوا۔ نجم آفندی کی زندگی اور ان کے ادبی کارناموں پر بزم نجم آفندی نے ۱۹۷۷ء میں کراچی میں ایک شاہکار ضخیم مجلہ ''النجم'' شائع کیا ہے۔

ندیمؔ: حکیم ندیم لکھنؤ کے باشندہ تھے۔ چند سال پیشتر کراچی میں انتقال ہوا۔

نسیمؔ: ۱۹۰۸ء میں امروہہ میں ولادت ہوئی۔ ۱۹۲۳ء میں پہلا مرثیہ کہا۔ اب تک ۱۷۶ مرثیے کہہ چکے ہیں۔ ان کے کئی شاگردوں کے مرثیوں کی جلدیں چھپ چکی ہیں فاضل لکھنوی نے آپ کو جدید مرثیہ کا سربراہ کہا ہے۔ (''نفس مطمئن'')۔ کراچی میں مقیم ہیں اور ۱۹۶۱ء سے مرکزی حکومت کے عظیم منصوبہ کے مطابق اردو ڈکشنری ۱۳ جلدوں میں مرتب کر رہے ہیں جس کا نام ''تاریخی اردو لغت'' ہے۔ (افسوس کہ وہ بھی رحلت کر چکے۔ ساحرؔ)

نسیمؔ: نسیمؔ پہرسری داغؔ کے شاگرد تھے۔ ریاست الور میں مشہور پہرسری سادات کے فرد تھے۔ کئی مرثیے تصنیف کئے جو بہت مقبول ہوئے۔ جس علاقہ کے وہ باشندہ ہیں، اس علاقہ میں ان جیسا مرثیہ گو شاید ہی پیدا ہوا ہو۔ غزل بھی خوب کہتے تھے۔

نظرؔ: نظر جعفری رام پور میں پیدا ہوئے اور رہنے والے میمن ضلع بجنور کے ہیں۔ سنہ ولادت ۱۹۳۵ء ہے۔ غالباً تین مرثیے کہے ہیں۔ غزل، نعت، سلام اور منقبت کے بھی مشہور شاعر ہیں۔ (افسوس کہ اب نہیں ہیں۔ ساحرؔ)

نفیسؔ: ۱۸۱۶ء میں پیدا اور ۱۹۰۱ء میں انتقال ہوا۔ انیسؔ کے سب سے بڑے صاحب زادہ تھے۔ انیسؔ کی اولاد میں انھیں سب سے بہتر مرثیہ گو قرار دیا جاتا ہے۔

نفیسؔ: ۱۹۱۰ء میں فتح پور ہسوہ میں نفیس کی ولادت ہوئی۔ ان کے مرثیوں کی جلد ''افکار نفیسؔ'' ۱۹۷۷ء میں شائع ہو چکی ہے۔

نوریؔ: کرار نوری ریڈیو پاکستان کراچی سے منسلک

ہیں، اصل وطن دلی ہے بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔ مرثیے بھی کہے ہیں لیکن یہ سلسلہ اب ختم ہو چکا ہے۔ (وہ بھی اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ساحرؔ)

نیرؔ: مقبول حسین نیر کراچی میں قیام پذیر ہیں۔ کافی تعداد میں مرثیے کہے ہیں جو غیر مطبوعہ ہیں۔ (افسوس کہ وہ بھی رخصت ہو چکے۔ ساحر)

وحشیؔ: ڈاکٹر ٹھونی لال دھون وحشی مظفر نگری پی ایچ۔ڈی آج کل پٹنہ میں مقیم ہیں۔ جمیل مظہری کے شاگرد ہیں۔ (وہ پی ایچ ڈی نہیں تھے۔ ساحرؔ)

وحیدؔ: سید محمد ہادی وحید، میر مہر علی انسؔ کے صاحب زادے اور انیسؔ کے بھتیجے تھے۔ ۱۸۳۲ء میں ان کی ولادت ہوئی اور ۵۴ سال کی عمر میں ۱۸۸۶ء میں انتقال ہوا۔

وحیدؔ: مشہور ادیب و نقاد وحید اختر علی گڑھ یونیورسٹی میں صدر شعبہ فلسفہ ہیں۔ انھوں نے جدید رنگ کے چند مرثیے لکھے ہیں۔

وصیؔ: سید آل رضا کے شاگرد تھے۔ فیض آباد سے تعلق تھا۔ ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے۔ جناب آلِ رضا نے اپنے ایک خط میں، جو میرے نام ہے، اپنے چار شاگردوں، وصیؔ فیض آبادی، عزمؔ جون پوری، وحید الحسن ہاشمی اور ظفرؔ جون پوری کا ذکر کیا ہے۔ اس خط میں جناب آلِ رضا نے وصیؔ فیض آبادی کی صلاحیتوں کو سراہا ہے۔ آلِ رضا کا یہ خط میری کتاب ''جدید مرثیہ کے تین معمار'' میں شائع ہو گیا ہے۔

ہاشمیؔ: وحید الحسن ہاشمی درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے ہیں۔ ۱۵؍ستمبر ۱۹۲۸ء میں محلہ میرانی بازار جون پور میں پیدا ہوئے۔ لاہور میں مقیم ہیں۔ دو تین مرثیے چھپ چکے ہیں۔ آلِ رضا نے انہیں ایک خط میں اپنا شاگرد لکھا ہے۔

ہلالؔ: ۱۸؍مارچ ۱۹۴۸ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ جوشؔ نے انھیں اپنا واحد شاگرد لکھا ہے۔ نسیمؔ امروہوی کے تلامذہ میں اب نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ ''جدید مرثیہ'' پر جامعہ کراچی سے پی ایچ۔ڈی کر رہے ہیں۔ تین مرثیے شائع بھی ہو چکے ہیں۔ ان کے مرثیوں میں انقلاب کا لب و لہجہ ہے جس سے ان کی انفرادیت ظاہر ہوتی ہے (ساحرؔ لکھنوی)۔ (اب وہ پی ایچ۔ڈی کر چکے ہیں۔ ساحرؔ)

ہنرؔ: سید لائق علی، ہنرؔ ۱۲؍اگست ۱۹۱۲ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ خبیرؔ کے شاگرد ہیں۔ مرثیے غیر مطبوعہ ہیں، البتہ نوحوں کی دو بیاضیں ''حسینؑ حسنؑ'' اور ''شکوہ غم'' طبع ہو چکی ہیں۔ (افسوس کہ وہ بھی رحلت کر چکے ہیں۔ ساحرؔ

یاورؔ: ڈاکٹر یاور عباس ۱۹۱۷ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ تقسیم کے بعد پاکستان میں مرثیہ کی مجالس کے انعقاد اور اس کے اہتمام و انتظام میں انھوں نے بڑی خدمت انجام دی ہے۔ ''۱۹۶۲ء کے چند جدید مرثیے'' میں ان کا مرثیہ شائع ہو چکا ہے۔ ہر سال اپنے مکان پر مرثیہ پیش کرتے ہیں۔ (افسوس ان کے لئے بھی کہ اب وہ بھی اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ساحرؔ)

یاورؔ: یاور اعظمی، نسیم امروہوی کے شاگرد ہیں۔ یکم مئی ۱۹۱۲ء کو موضع بہاء الدین پور کندھیا ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ مراثیٔ یاورؔ ۱۹۷۷ء میں چھپ چکی ہے، اس میں چھ مرثیے ہیں۔

۔**نوٹ:** یہ تعارف ہلال نقوی صاحب نے تقریباً چوبیس برس پہلے لکھا تھا جب اس مرثیہ میں مذکور بہت سے مرثیہ گو زندہ تھے مگر اب رخصت ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں نے ان کے ناموں کے آگے ان کی وفات کے بارے میں لکھ دیا ہے۔ ساحرؔ

ماخوذ از احساس غم مجموعہ مراثی، مصنفہ ساحرؔ اجتہادی، پاکستان ص ۳۶۹ تا ۳۸۸